اُردو ڈائجسٹ

شبستان

نئی دہلی

نومبر ۱۹۷۴

[illegible]واں سال ، دسواں شمارہ

نگراں : یوسف [illegible]

مدیران : یونس دہلوی

ادریس دہلوی

الیاس دہلوی

قیمت عام شمارہ : دو روپے ۵۰ پیسے
سالانہ قیمت (سادہ ڈاک سے) ۲۹ روپے
(جس میں صرف سالنامہ رجسٹری ڈاک سے بھیجا جائے گا)
سالانہ قیمت (رجسٹری ڈاک سے) ۴۰ روپے

[illegible]دفاتر : آصف علی روڈ، نئی دہلی
[illegible] : ۲۷۲۰۶۶ ، ۲۷۲۰۶۷ ، ۲۷۲۰۶۸
[illegible]فاتر : بمبئی ، کلکتہ اور مدراس

میں نے آٹھ ہزار قادیانیوں کو مسلمان کیا

مولانا محمد اسماعیل
(امیر شریعت و صدر جمعیۃ علماء صوبہ اڑیسہ)

"شبستاں": اگست ۱۹۷۴ میں ناظر دعوت و تبلیغ، قادیان، جناب مرزا وسیم کا تحریری انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اسے دیکھ کر کافی تعجب ہوا، کیوں کہ سوالوں کے جواب میں انہوں نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیا ہے ـــــ مگر اس کی نشان دہی سے پہلے خاکسار بطور تعارف چند کلمات اپنے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہے

یہ عاجز علم دین کا طالب ہے، اور فتنہ قادیانیت کے رد کے سلسلے میں مناظر کی حیثیت سے کافی کام کر چکا ہے۔ میری پیدائش ۱۹۱۴ میں سونگڑہ ضلع کٹک کے اس عالی مرتبت سادات خاندان میں ہوئی جو پورے علاقہ میں دینی و مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دیتا رہا ہے۔

بدقسمتی سے اس معزز خاندان کے ایک جید عالم مولانا سید عبدالرحیم، صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد، ۱۹۰۲ میں "قادیانی" ہو گئے اور سونگڑہ واپس آکر اپنے اثر و رسوخ سے ایک مختصر سی مدت میں اپنے خاندان کے اکثر افراد کو اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ بنانے میں کام یاب ہو گئے ـــــ چونکہ اس خاندان کے اکثر و بیشتر افراد صوبہ کے مختلف مقامات پر مکاتب اسلامیہ میں بنیادی دینی تعلیم کے درس و تدریس پر مامور تھے اور وہ سب کے سب قادیانیت سے متاثر ہو چکے تھے۔ لہٰذا ان کی وجہ سے پورے صوبے میں "فتنہ قادیانیت" بڑی تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔ ہاں، ایک دو عالم ایسے ضرور تھے، جنہوں نے اس کی مخالفت میں اقدام کیا، مگر حقیقت قادیانیت کی ناواقفیت، وسائل کی کمی اور اکثریت کی عدم حمایت کی بنا پر انہیں سخت ناکامیوں کا شکار ہونا پڑا۔

اس عاجز کا بچپن اسی ماحول میں گزرا۔ اردو فارسی کی ابتدائی دینی تعلیم اپنی جائے پیدائش سونگڑہ ہی میں حاصل کی۔ بچپن ہی سے فارسی زبان میں درک حاصل تھا۔ پھر عربی تعلیم کی غرض سے دیوبند پہنچا اور ۱۹۳۲ میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی زمانۂ طالب علمی ہی سے "فتنہ قادیانیت" کی مخالفت کے جذبات دل میں موجزن تھے ـــــ قادیانی

کتابوں کا فراہم کرنا، ان کے اعتراضات کے جوابات تیار کرنا، عملی طور پر چھوٹے چھوٹے مناظرے کرنا، زمانۂ طالب علمی کا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر ملک میں ہونے والے مناظروں میں شرکت کے مواقع بھی ملتے رہے ہیں اور اسی سلسلے میں کئی بار قادیان بھی جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا مدنی رح مولانا ثناء اللہ امرتسری مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری نے اس عاجز کو فتنۂ قادیانیت کے رد اور انسداد کے لئے پورے طور پر مامور فرمایا۔ ان بزرگوں کی نیک دعائیں اور پُرخلوص تمنائیں آج تک اس خاکسار کے ساتھ ہیں۔

ان بزرگوں کی اجازت کے بعد میرا سب سے پہلا مناظرہ قادیانیوں کے ساتھ پنڈی بہاؤالدین میں ہوا، جو مولانا ثناء اللہ صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا تھا۔ اس مناظرہ میں سب سے دل چسپ بات یہ تھی کہ اس وقت میری عمر کل ۱۵ برس کی تھی، چنانچہ قادیانیوں نے کم عمر سمجھ کر مجھے ڈانٹ ڈپٹ سے خاموش کرنا چاہا، مگر میں نہ مرعوب ہوا، نہ خاموش، بلکہ اپنے قوی دلائل سے قادیانیوں کو مات دے کر دم لیا۔

اس کے بعد قادیانیوں کے ساتھ مناظروں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا اور قادیانیوں کے تقریباً ہر بڑے آدمی سے میں نے مناظرہ کیا۔

۱۹۲۴ میں قادیان کی خود ساختہ "مسجدِ اقصیٰ" میں سرور شاہ کشمیری شیخ الحدیث مدرسۂ احمدیہ قادیان کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ ایک دو سوالات ہی میں وہ خاموش ہو گئے۔ پھر مفتی صادق صاحب مناظرہ کے لئے سامنے آئے جو خلیفہ قادیان کے اُستاذ تھے۔ لیکن وہ بھی فوراً پسپا ہو گئے۔ آخر انتقامی جذبات سے مغلوب ہو کر انہوں نے پولیس کے ذریعے مجھے شہر بدر کرا دیا۔

سر ظفر اللہ خاں جو اس زمانے میں حکومتِ ہند کے محکمۂ ڈاک و تار کے مشیر یا وزیر تھے۔ سرکاری دوروں میں اپنی تبلیغی جد و جہد بھی جاری رکھتے تھے ـــ چونکہ سونگڑہ اس زمانے میں قادیانیوں کا اہم تبلیغی مرکز تھا اس لئے ظفر اللہ اکثر وہاں بھی پہنچتے رہتے تھے اور ہر بار ان سے میرا مناظرہ و مقابلہ ہوتا رہتا تھا۔

اسی دور میں مولوی غلام احمد مجاہد، اللہ دتا جالندھری، مولوی سلیم، مولوی غلام رسول راجیکی، مولوی ظہور الحسن، اور مولوی امینی سے بھی میرے مناظرے ہوتے۔ مذکورہ حضرات قادیانیت کے مشہور علماء ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ان تمام مناظروں میں اس عاجز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔

اس طرح میں نے قادیانیوں کے ساتھ کم و بیش ۵۷ مناظرے تقریری و تحریری کئے۔ تحریری مناظروں کی رپورٹیں دونوں جماعتوں کے مصارف سے شائع کی گئیں جو اب تک "مناظرہ بھدرک" اور "مناظرہ یادگیر (میسور)" کے نام سے کتابی شکل میں موجود ہیں ـــ ان کتابوں کو جب مجمع عام میں سنا گیا تو بے شمار قادیانیوں نے قادیانیت سے توبہ کی اور مسلمان ہو گئے، جن کی تعداد تقریباً آٹھ ہزار ہے۔ یوں آہستہ آہستہ قادیانیوں کی تعداد گھٹتی چلی گئی۔ اس "جماعت" کے عروج کا زمانہ ۱۹۳۰ سے شروع ہو کر ۱۹۴۵ میں زوال پذیر ہوگیا۔ پھر ۱۹۴۷ کی ناگہانی مصیبت نے دارالامان (جس کے متعلق مرزا صاحب کی یہ وحی ہے کہ "من دخلہ

کان آمنا" اور اس وحی کو دارالامان قادیان کے صدر دروازہ پر سیمنٹ سے لکھ کر لگا دیا تھا) "بہشتی مقبرہ" (جس میں ہر قادیانی اپنی کمائی کا دسواں حصّہ دے کر بہشتی بنتا تھا۔) "مسجد اقصیٰ" "مسجد مبارک" "منارۃ المسیح" وغیرہ جملہ شعائر حتیٰ کہ مرزا جی کے مزار کو بھی قادیانیوں سے خالی کرا دیا ؎

بیک گردشِ چرخِ نیلوفری
نے نادر بجا ماند نے نادری

اب ان مٹے ہوئے نشانات کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اور مرزا وسیم احمد صاحب کے انٹرویو کی غلط بیانیاں اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے۔

اب اصل موضوع پر آتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے کم وبیش ۸۴ کتابیں لکھی ہیں۔ جس کا اقرار مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی کیا ہے، مگر کمال یہ ہے کہ مرزا صاحب کی کوئی ایک تصنیف بھی ایسی نہیں جس میں ان کے دعاوی اور پیشین گوئیاں ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں، اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کو جہاں اپنی صفائی دینا ہوتی ہے وہاں وہ لوگ صرف ان خوابوں کو نقل کر دیتے ہیں، جہاں عام مسلمانوں سے اختلاف نمایاں نہ ہو اور اپنی خصوصی مجلس اور تحریر و خطبات میں وہ ان چیزوں کو پیش کرتے ہیں جو نہ صرف سراسر اسلام کے خلاف ہیں، بلکہ جن میں اصل اسلام کو منہدم کر کے اس پر ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنی تمام تصانیف کے متعلق یہ دعویٰ ہے:

واللہ ماسّ قلمی من لغو ولا سهو مدت عمری

(قسم خدا کی میرے قلم نے کبھی نہ غلطی کی اور نہ لغو لکھا)

اس پر طرّہ یہ کہ مرزا صاحب موصوف نے اپنی تمام تصانیف کو وحی الٰہی بھی قرار دیا ہے اور اپنی وحی کو قرآن مجید کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ چنانچہ اپنی وحی کے متعلق ان کا دعویٰ یہ ہے:

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطا

(جو کچھ میں قرآن کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے غلطی سے پاک سمجھتا ہوں۔)

ہم چو قرآں منزہش دانم
از خطاہا، ہمیں است ایمانم

(قرآن مجید کی طرح اسے ہر قسم کی غلطیوں سے پاک جانتا ہوں، یہی میرا ایمان ہے۔)

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا

(جو یقین کہ عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل پر تھا۔)

واں یقینے کلیم بر تورات
واں یقینہائے سید السادات

(اور جو یقین کہ موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر تھا اور جو یقین کہ حضورؐ کو قرآن پر تھا۔)

بخدا کم نیم از ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(خدا کی قسم کسی نبی سے میں اپنے یقین میں کم نہیں ہوں اور جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ خود ملعون ہے۔)

بخدا ہست ایں کلام مجید

از دہانِ خدائے پاک و وحید
(خدا کی قسم یہی قرآن مجید ہے، جو پاک اور واحد خدا کی زبان سے نکلا ہے۔) بحوالہ "درِ ثمین" فارسی

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں: میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱)

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے خلیفۂ ثانی جناب محمود صاحب جو مرزا وسیم احمد صاحب اور پاکستانی امام جناب مرزا ناصر احمد صاحب کے والدِ ماجد اور جناب مرزا غلام احمد صاحب کے وہ فرزند گرامی ارجمند ہیں جن کے متعلق مرزا صاحب کو یہ وحی ہوئی: كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ (گویا خدا جو آسمان سے اتر آیا ہے) وحی مقدس ص۴۰۵) ان کا بیان یہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوا اس قرآن کے جسے مرزا صاحب لے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوا اس حدیث کے جو مرزا صاحب کی روشنی میں دکھائی دے۔

(خطبہ خلیفۃ الفضل، ۱۵ جولائی ۱۹۲۴)

قادیانیوں سے اسلام کا اختلاف صرف

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام یا مرزا جی کے مہدی یا مسیح کے دعویٰ پر نہیں ہے۔ بلکہ اصل اختلاف اس میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہیں؟ پھر یہ کہ مرزا جی صاحبِ شریعت نبی ہیں یا ظلّی نبی؟ پھر یہ کہ جو مسلمان مرزا غلام احمد کو صاحبِ شریعت نبی اور آخری نبی نہیں مانتے وہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمان ہیں یا کافر؟ اس کے متعلق مختصراً چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

(۱) خلیفہ محمود اپنے خطبہ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"یہ غلط ہے کہ ہمارا اختلاف دوسرے لوگوں سے صرف وفاتِ مسیح یا چند مسائل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔"

(الفضل: ۳ جولائی ۱۹۳۱)

قادیانی اپنے سوا تمام کلمہ گو انسانوں کو پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

(۲) مسلمان کا لفظ اگر کسی مسلمان کی نسبت ہم بولتے ہیں تو یہ لفظ بلحاظ قوم کے ہے۔ کیوں کہ انہیں عیسائی یا یہودی یا ہندو کہہ کر بلا نہیں سکتے، اور شرعی فتویٰ سے یہ مسلمان مسلمان نہیں کافر ہیں۔"

(الفضل: ۱۶، اپریل ۱۹۲۵)

(۳) "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہ ہوئے، خواہ انہوں نے ان کا نام بھی نہ سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(خلیفہ محمود کی تصنیف "آئینہ صداقت")

(۴) جو مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جب یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کو مانے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

(کلمۃ الفضل ص۱۱۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد، فرزند دل پسند مرزا غلام احمد قادیانی)

ہمارے پاس قادیانی کتابوں اور اخبار و رسائل کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جسے جناب مرزا وسیم احمد بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں نے اس انبار سے "مشتے از خروارے" کے طور پر صرف گنتی کے چار نمونے پیش کئے ہیں جن سے اس بات کی مکمل وضاحت ہو جائے گی کہ قادیانیت کی اصل شکل اور حقیقی روپ کیا ہے اور قادیانی اپنی فریب کاریوں اور غلط بیانیوں سے لوگوں کو کیسے کیسے دھوکے دیتے ہیں اور دے رہے ہیں۔

"رابطہ عالم اسلامی" نے قادیانیوں کو متفقہ طور سے غیر مسلم کیوں قرار دیا اور پاکستان میں موجودہ انتشار کیوں ہے، اس کے لئے یہ چند حوالے ملاحظہ فرمالیں، جن سے یہ حقیقت صاف واضح ہو جائے گی کہ اس خلفشار اور انتشار کے موجد بھی یہی قادیانی ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود کی تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا کہ تیرا منکر مسلمان نہیں۔ دوم یہ کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ ــــ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خاں کو جماعت سے اسی واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ سوم یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے" ("کلمۃ الفصل" ص ۱۳۵)

(۲) "گیارہواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اچھا اگر حضرت مسیح موعود واقعی اپنے منکروں کو کافر سمجھتے تھے تو کیوں پہلے آپ نے ان سے وہ سلوک روا رکھا جو کافروں سے جائز نہیں: اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض کی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے کیوں کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا، جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ تعلقات دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک دینی اور دوسرے دنیاوی، دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی بھی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے اگر کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سلام کا جواب دیا ہے۔ ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود نے کبھی سلام نہیں کیا اور نہ ان کو سلام کہنا جائز ہے۔ . . . غرض ہر ایک طریقے ہم کو حضرت مسیح موعود نے غیروں سے الگ کیا، اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور اس سے ہم کو نہ روکا گیا ہو۔
("کلمۃ الفصل" ص ۱۲۵)

(۳) "کیا جو السلام علیکم کہے اس کو مرد مومن کہو؟ حالانکہ بعض ہندو بھی السلام علیکم کہتے ہیں، تو کیا انہیں مرد مومن کہنا چاہئے؟ اسی طرح لا الٰہ الا اللہ

اب تو ایک آریہ ایک برہم سماجی بھی جو عربی میں اپنا عقیدہ ظاہر کرے گا تو لا الٰہ الا اللہ کہے گا تو کیا ہم انہیں مسلمان کہنے لگ جائیں؟ اسی طرح استقبال قبلہ بھی اس وقت صرف مسلمانوں کا نشان تھا، لیکن اب نبی وقت کا ماننا ایمان کی علامت ہے ــــ

(پیغام خلیفہ محمود مندرجہ "الفضل" ۷. نومبر ۱۹۱۶)

طوالت کے خوف سے ہم نے چند حوالوں پر ہی اکتفا کیا، ورنہ اس قسم کے بے شمار حوالے ہمارے پاس موجود ہیں۔ مذکورہ بالا حوالہ جات مرزا وسیم احمد کے دادا جان، ابا جان اور چچا جان کے ہیں اور اسی پر تمام قادیانی امت کا پختہ ایمان ہے۔ اس کے خلاف مرزا وسیم کا اپنے انٹرویو میں غلط بیانی سے کام لینا ایک جماعتی ذمہ دار کے شایان شان ہرگز نہیں ہے

اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ ان کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش کا سال مرزا وسیم احمد نے ۱۸۲۵ بتایا ہے ــــ حالانکہ خود مرزا صاحب نے اپنی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ لکھا ہے خدا جانے دونوں میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

مرزا وسیم احمد نے اپنے انٹرویو میں بیعت کی دس شرطوں (کتاب البریہ ص ۳۴۲) کا مفصل تذکرہ کرکے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب کے شرائط بیعت وہی ہیں جو دیگر صوفیائے کرام کے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر دھوکہ دہی اور فریب کاری بھی ہے۔ اس لئے کہ ان شرائطِ بیعت کو تسلیم کر لینے کے بعد ان کے قول کے مطابق اگر کوئی احمدی بن جاتا ہے تو پھر بے چارے "لاہوری جماعت" والوں کا کیا قصور ہے!

انہیں یہ لوگ کافر، مرتد، منافق اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ "لاہوری جماعت" بھی قادیانیوں ہی کی ایک شاخ ہے جو مرزا صاحب کو انہی کی طرح مہدی اور مسیح موعود اور مجدد مانتی ہے، ان کے شرائط بیعت کو بھی تسلیم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ان ہی کی طرح زندہ نہیں مانتی قرآنِ مجید کا انگریزی ترجمہ مرزا غلام احمد کی زندگی میں ان لوگوں نے کیا، جو آج تک ان کی جماعت میں چل رہا ہے۔ ان کے مبلغین بھی یورپ وغیرہ میں ان سے پہلے پہنچے اور آج بھی ان لوگوں سے زیادہ جد و جہد کر رہے ہیں۔ ان تمام باتوں کے باوجود لاہوری جماعت کافر کیوں؟ ــــ صرف اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کو صاحب شریعت اور آخری نبی نہیں مانتی۔

انٹرویو میں پوچھے گئے دوسرے سوال کے جواب میں مرزا وسیم احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہماری جماعت انگریزوں کی پیدا کردہ نہیں ہے، بلکہ مرزا صاحب نے جو کچھ کیا ہے وہ حکومتِ وقت کی وفاداری میں کیا ہے، اور یہی ہماری جماعت کا اصول زندگی ہے کہ جس حکومت کے تحت رہا جائے اس کی وفاداری کی جائے

اس سلسلے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں جن سے آپ کو اصل واقعہ کا علم بخوبی ہو سکے گا۔

سب سے پہلے شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔ علامہ اقبال نے قادیانیت کا بہت گہرا مطالعہ کیا تھا وہ مرزا صاحب کے ہم وطن و ہم عصر تھے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید
ہر کہ در قرآں بجز خود را ندید

شیخ او لرڈ فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید
دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد

(ترجمہ: یہ ہمارے زمانے کا کمال ہے کہ اس نے ایک نبی بھی پیدا کر دیا اور نبی بھی ایسا آیا کہ قرآن کی ہر آیت کو اپنے اوپر چسپاں کر لیا اور وہ نبی انگریزی وائسرائے کا مرید تھا۔ اگرچہ اپنے کو بایزید بسطامی سمجھتا تھا۔ اس نے انگریزی حکومت کو رحمت شمار کیا اور کلیسا کے گرد ناچ ناچ کر مر گیا۔)

اب آپ مذکورہ بالا اشعار کی روشنی میں مرزا جی اور ان کی اُمت کے کارنامے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) "خدائے تعالیٰ نے ہم پر اس محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ خود اس کا شکریہ ادا کرنا فرض ہے۔" (شہادت القرآن ص۸۷)

(۲) ہم پر اور ہماری ذرّیت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکرگزار رہیں۔"
(ازالۃ الاوہام ص۵۸)

(۳) "میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور اپنے قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف جھکا دیا، بلکہ بہت سی کتابیں عربی فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا۔ کہ ہم کیوں کر امن و امان، آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کو شائع کرنے میں ہزارہا روپے خرچ کئے گئے۔
("تریاق القلوب: ص۱۵)

(۵) "میرے باپ نے غدر میں پچاس گھوڑے خرید کر انگریزوں کی مدد کی۔" ("براہین احمدیہ")

(۶) "میں حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ ہوں (تبلیغ رسالت)" (مرزا نے خود اقرار کیا کہ میں برطانیہ کا پیدا کردہ ہوں)

(۷) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، میں مہدی موعود ہوں، اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے اب ہم احمدیوں کو کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق، عرب، شام ہمیں ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دکھانا چاہیئے۔"
("الفضل": ۱۹۔ نومبر ۱۹۱۸)

(۸) "میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں۔"
("وحی مقدس" ص۲۳۰)

(۹) صاحبزادہ عبداللطیف کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور حکومت افغانستان کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانستان کا جذبۂ حرّیت کمزور ہو جائے گا اور ان پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائے گا۔" (خطبہ خلیفہ قادیان: "الفضل" ۱۶، اگست ۱۹۲۵) حالانکہ عبداللطیف افغانستان کا شہری تھا۔ پھر اس نے حکومت وقت سے غداری کیوں کی؟"

(۱۰) قرینِ مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کی فہرست پیش کردوں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ اس غرض کے لئے تجویز کیا ہے کہ نا حق

شناسوں کے نام حکومت میں محفوظ رہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ان نقشوں کو ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔" ("تبلیغ رسالت" : جلد سوم)

(گویا مسیح موعود کا کام انگریزوں کی جاسوسی کرنا تھا عیسائیوں سے مقابلہ کرنا نہیں۔)

مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی کتاب انگریزوں کی تعریف اور توصیف سے خالی نہیں، یہاں تک کہ "تحفۂ قیصریہ" صفحہ ۱۴ میں انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کو سجدہ بھی کیا ہے۔ مگر --- انتہائی اختصار سے ہم نے یہ چند نمونے اس لئے پیش کردیئے کہ آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ جماعت انگریزوں کی پیدا کردہ تھی یا نہیں؟ اور یہ کہ علامہ اقبال مرحوم نے قادیانی مذہب کا جو تجزیہ کیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط!

انٹرویو میں مرزا وسیم صاحب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نائب مہدی ہونے کی دلیل طلب فرمائی تو انہوں نے اسی کو غنیمت سمجھ کر غلط در غلط جواب دے کر دامن چھڑایا ہے، حالانکہ قادیانی حضرات مرزا صاحب کو نائب مہدی نہیں کہتے، نہ خود مرزا صاحب اپنے آپ کو نائب مہدی کہتے ہیں، بلکہ ان کا دعویٰ اپنی وحی کے مطابق حسب ذیل ہے جس کی تمام قادیانی دل و جان سے تصدیق کرتے ہیں۔

(۱) میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔" (خواب میں نہیں) "اور میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔" (وحی مقدس، صفحہ ۱۹۴)

(۲) "میں خدا کا بھائی ہوں۔"
(وحی مقدس، صفحہ ۶۷۹)

(۳) میں خدا کا بانی ہوں۔"
(وحی مقدس، صفحہ ۲۶۱)

(۴) "میں خدا کا باپ ہوں، میرا بیٹا محمود (خلیفہ) ایسا ہے جیسا کہ خود خدا آسمان سے اتر آیا۔"
("وحی مقدس"، صفحہ ۲۷۸)

(۵) "میں خدا کا اوتار ہوں۔" "اواھن" "خدا میرے اندر اتر آیا۔" ("وحی مقدس" : صفحہ ۳۰۴)

(۶) "ہر رسول میرے کرتے میں چھپا ہوا ہے۔"
"ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم" (درثمین صفحہ ۱۴)

(۷) "میں خود محمد اور احمد ہوں" "منم مسیح زماں و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" (درثمین صفحہ ۱۶)

دراصل قادیانیوں کا یہی عقیدہ صراحت کے ساتھ بیشمار مقامات پر موجود ہے کہ خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوبارہ مرزا غلام احمد کے نام سے آگئے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) "پس حضور کے ارشاد کے مطابق حضور کو دیکھنا اور پہچاننا ان معنوں میں ہے کہ حضور (مرزا) کو عین محمد مصطفےٰ ہی یقین کیا جاتے۔"
(خطبہ خلیفہ، "الفضل" ۱۷ ۶/۱۹۱۵)

(۲) ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی، کیوں کہ حضرت مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں۔ جیساکہ وہ خود فرماتے ہیں: صار وجودی وجودہ من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأنی اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیساکہ آیت "آخرین منہم" سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا

(آگے صفحہ ۱۲۱ پر)

(صفحہ ۲۱ سے آگے)

میں تشریف لائے:: "کلمۃ الفضل" صفحہ ۱۵۸)

(۲) جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریمؐ کی بعثتِ ثانیہ جانا، اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا۔ کیوں کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک مرتبہ پھر دنیا میں آئے گا۔"
"کلمۃ الفضل": صفحہ ۱۰۵)

ان ہی تین حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں، ورنہ اس قسم کے حوالے بے شمار ہیں۔ بھلا مرزا غلام احمد کے متعلق جب قادیانیوں کا یہ ایمان ہے قرآن کے نائب مہدی ہونے کا سوال اُٹھانا ہی بے کار ہے۔

رہا مرزا غلام احمد کے اوصاف کے جواب میں مرزا وسیم احمد صاحب کا یہ فرمانا کہ (۱) وہ مسلمانوں کے دینی اور مذہبی اختلافات کو بطور حکم، دلائل کے دُور کرے گا۔ (۲) دُنیا کو امن و انصاف کی تعلیم دے گا (۳) صلیبی مذہب (عیسائیت) کا دلائل قویہ کے ذریعہ بطلان کرے گا۔ (۴) حقائق و معارف قرآنیہ کے خزانے تقسیم کرے گا ــــ ان چار دعووں کی حقیقت بھی ذرا سُن لیجئے: (۱) مسلمانوں کے دینی و مذہبی اختلافات آخر کیا تھے، جنہیں مرزا صاحب نے دُور کیا؟ اس کے برعکس وہ ایک ایسی نئی اُمت اور ایسا خبیث عقیدہ پیدا کر گئے کہ جس کی نظیر اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ جیسا کہ آپ نے بھی ملاحظہ فرما لیا۔ یہ مذہبی اختلافات کا دور کرنا ہوا یا ایک نیا اختلاف ڈال کر شیرازۂ اسلام کو پارہ پارہ کرنا؟ ہاں حکم بن کر انہوں نے یہ ضرور کیا کہ فرمایا: "میں حکم بن کر آیا ہوں حدیث کے جس ذخیرہ کو چاہوں قبول کروں اور جسے چاہوں ردی کی ٹوکری میں ڈال دوں::

(اربعین) اس طرح قرآن مجید کو سمجھنے کا جو اصل ذریعہ احادیث تھیں، جب وہ ختم ہو گئیں، تو اب باقی کیا رہا کہ اسلام کو سمجھا جائے؟ خود مرزا صاحب نے جو معارف قرآنیہ بیان فرمائے وہ ہم آگے عرض کریں گے۔

(۲) "دنیا کو امن انصاف دے گا"۔ اس کا جواب تو یہی ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ مرزا صاحب کی برکت سے دو عالمی جنگ ہو چکی ہیں، اور تیسری کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رہا مسلمانوں کا سوال تو اسے نہ چھیڑا جائے تو اچھا ہے، اس لئے کہ مرزا صاحب اور ان کی اُمت نے تمام عالم اسلام میں جو انتشار پھیلا دیا ہے۔ اسی کے جواب میں رابطہ عالم اسلامی اور پاکستانی مسلمانوں نے صحیح اور اسلامی فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ فرقہ غیر مسلم ہے۔

(۳) صلیبی شوکت کو توڑنے کے لئے مرزا صاحب نے کیا کیا؟ کتنے عیسائیوں کو مسلمان بنایا؟ اس کا جواب صفر میں ہے۔ ہاں یہ ضرور کیا کہ مسلمانوں کو کافر، پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا، اور اصلی مسلمانوں کو مرتد بنا کر اس مٹھی بھر جماعت کو اصلی مسلمان قرار دیا۔

(۴) رہا جو تھا دعوٰی کہ مرزا صاحب نے معارف قرآنیہ بیان کئے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ چند نمونے ان کے "معارف" ملاحظہ فرما لیجئے:

پہلا نمونہ: سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ اس آیت میں اشارہ ہے آں حضرت کی سیر کشفی کا کہ مسجد حرام سے آپ قادیان مسجد اقصیٰ کو دیکھنے آئے جو مسیح موعود کی مسجد ہے::
("الفضل": ۲۱ $\frac{۸}{۴۴}$ ء)

دوسرا نمونہ: ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربہا۔ اللہ نے اس آیت میں امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہہ دی ہے اور پھر کہا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو (یعنی ماں بیٹے سے حاملہ ہو) اب دیکھو، اس آیت میں بجز اس عاجز کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ خدا نے میرا نام مریم رکھا ہے اور پھر مجھ مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی اور خدا کا کلام باطل نہیں ہے۔ ضرور ہے کہ اس امت میں کوئی مریم ہو، پھر حاملہ ہو، پھر عیسیٰ بن جائے۔ "(حقیقۃ الوحی)"

تیسرا نمونہ: ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ "اس آیت میں آئندہ کی ایک خبر ہے یہ کہ بدر کہتے ہیں چودھویں رات کے روشن چاند کو۔ چودھویں کے چاند سے مراد ہے چودھویں صدی کہ اس میں اللہ کی نصرت آئے گی۔ اور چودھویں وہی صدی ہے جس کے متعلق عورتیں کہا کرتی تھیں کہ بڑی برکت والی ہوگی۔ لہٰذا خدا کی باتیں پوری ہو گئی ہیں کہ چودھویں صدی میں میرا ظہور ہوگیا۔ (تحفہ گولڑویہ")

چوتھا نمونہ: حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی زندگی میں ایک بار حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) ایک دن حسب معمول نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی اور اس سے پہلے وحی پر ایمان لانے کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ اس امر پر توجہ کر رہا تھا کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء کے یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی، کہ آیۃ کریمہ: والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔ میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے۔ "ما انزل الیک" سے قرآن شریف کی وحی، اور "ما انزل من قبلک" سے انبیاء سابقین کی وحی، اور "آخرہ" سے مراد مسیح موعود کی وحی مراد ہے۔

(کلمۃ الفصل" صفحہ ۱۶۴)

یہ ہیں مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ کے چند نمونے۔ کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی تحریف معنوی کی مثال کسی مفتری نے پیش کی۔

اب مرزا صاحب کی قرآنِ کریم میں "تحریف لفظی" کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیے:

تحریف مرزا صاحب:

۱۔ وقال جادلھم بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ (نور الحق)

۲۔ یوم یأتی ربک فی ظلل من الغمام (حقیقۃ الوحی)

۳۔ یدخل نارا خالدا فیھا (حقیقۃ الوحی)

۴۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی اذا تمنی (ازالۃ الاوہام)

۵۔ وجعلنا منھم القردۃ والخنازیر (ازالۃ الاوہام)

۶۔ قد انزل اللہ علیکم (براہین احمدیہ)

صحیح آیت قرآن کریم:

۱۔ وجادلھم بالتی ھی احسن (پ ۱۴ ع ۲۲ نحل)

۲۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم فی ظلل من الغمام (پ ۲ ع ۹)

۳۔ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا (پ ۱۰ ع ۱۴)

۴۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی (پ ۱۷ ع ۱۳)

۵۔ وجعل منھم القردۃ والخنازیر (پ ۶ ع ۱۴)

۶۔ قد انزل اللہ الیکم (پ ۲۸ ع ۱۴)

اس قسم کی بے شمار تحریفات آیات قرآنی مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف میں موجود ہیں۔ جب ان کے فرزند ارجمند مرزا محمود صاحب خلیفہ ثانی کو

علمائے اسلام نے ان آیات کریمہ کی تصحیح کی جانب بار بار توجہ دلائی تو اس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ فرمایا، اس کو بھی ملاحظہ فرمایئے:

"رہا یہ سوال کہ بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گزر چکا ہے، پھر اب تک تصحیح کیوں نہیں کی گئی. تو اس کا جواب میں دوں گا کہ اللہ تعالےٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں، تاکہ غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ مرزا صاحب کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے، بلکہ من و عن شائع کی جاتی ہیں۔" ("الفضل: ۲۸- فروری ۱۹۳۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا، یعنی قرآن کی تحریف ناقابل برداشت ہے مگر مرزا غلام احمد کی تحریف کردہ آیات کی تصحیح ناقابلِ برداشت!

انٹرویو میں مرزا وسیم احمد صاحب سے یہ بھی سوال کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی صداقت کے ضمن میں کیا ثبوت پیش کیا ہے؟- اس کے جواب میں انہوں نے جو بے پر کی اڑائی ہے وہ قابلِ داد ہے ـــ واقعی اس قسم کی دیدہ دلیری ان ہی کا کام ہے۔ اب ذرا حقیقتِ حال بھی سن لیجئے۔

جب سے اس نئے مذہب نے جنم لیا ہے، اس کے اصل عقیدے کو چھپانے کے لئے قادیانیوں نے ایک لفظ خود ساختہ ایجاد کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب "مسیح موعود" ہیں۔ خود مرزا صاحب نے بھی یہی دعویٰ جا بجا اپنے لئے کیا ہے، حالانکہ یہ تارِ عنکبوت اس لئے تنا گیا ہے کہ اس کے پیچھے مرزا صاحب کی اصل تصویر یعنی اصل دعویٰ اپنے صاحب شریعت اور آخری نبی ہونے کا چھپا ہے، جس کی پردہ دری تو ہم بعد میں کریں گے۔ پہلے اس لفظ "مسیح موعود" پر غور فرمائیں اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں کیا ہے ـــ قادیانی اس سلسلے میں کوئی آیت قرآنی قیامت تک پیش نہیں کر سکتے کہ تمام احادیث کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ بابِ ظہورِ مہدی علیہ السلام سے ان کی جملہ نشانیوں کے صاف صاف اور الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کو پوری پوری نشانیوں کے ساتھ کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ تاکہ آئندہ کسی شخص کو مسلمانوں کو دھوکا دے کر خود مسیح بن بیٹھنے کا موقع نہ ملے۔ انہیں نشانیوں سے گھبرا کر مرزا صاحب نے اس سلسلے کی تمام صحیح احادیث کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا، تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

لہٰذا جب نہ قرآن شریف میں ان مسیح موعود کے سلسلے میں کوئی وعدہ ہے اور نہ حدیث میں تو یہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہی تو ہے کہ وعدہ نہیں، وعدہ کنندہ نہیں، مگر موعود موجود! کس نے وعدہ کیا؟ کب وعدہ کیا؟ کیا وعدہ کیا کہ آپ مسیح موعود بن بیٹھے؟ یہ وہ سوال ہے کہ آج تک قادیانی امت اس کے جواب سے قاصر و عاجز ہے۔ اگر مرزا وسیم احمد صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب ہو تو انہیں چاہئے کہ مجھے لکھ کر معلوم کرائیں۔ وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہیں اور میرا پتہ

بھی ان کو معلوم ہے ـــــ ورنہ قرآن و حدیث پر بہتان باندھنا چھوڑ دیں۔

وسیم احمد صاحب کا یہ بھی فرمانا ہے کہ مرزا صاحب کو قبولیتِ دُعا کا زبردست نشان دیا گیا۔

اس کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کو جانچنے کے لئے اپنی پیشین گوئی کو ہی معیار قرار دیا۔ اور اس کی تعداد بھی تین لاکھ تک بتائی۔ مگر انہوں نے اپنی تمام پیشین گوئیوں میں صرف ایک ہی پیشین گوئی کو سب سے زیادہ عظیم الشان بتلایا اور اسے خاص طور پر مسلمانوں کے لئے اپنی سچائی اور جھوٹ کے لئے واحد معیار قرار دیا، اور فرمایا:

اور وہ ہے بی بی محمدی بیگم سے مرزا صاحب کا نکاح ہونا۔ اتنا زبردست دعویٰ مرزا صاحب نے اپنی کسی اور پیشین گوئی کے لئے نہیں کیا۔ اور بار بار اس کے پورا ہونے کے لئے تصریح کے ساتھ دعا بھی فرماتے رہے، یہاں تک کہ بی بی محمدی بیگم کے باپ نے اس کی شادی دوسری جگہ کر دی۔

مگر اس کے باوجود مرزا صاحب نااُمید نہ ہوئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ "اللہ تعالیٰ نے اس کی شادی میرے ساتھ آسمان پر کر دی ہے۔ لہٰذا وہ بیوہ ہو کر ضرور مجھ سے شادی کرے گی۔" پھر فرمایا کہ اگر یہ نہ ہو تو مجھ سے بڑا جھوٹا اور کذاب کوئی نہ ہوگا۔" اور فرمایا: "انجام کار اور آخر کار تمام روک کو دور کر کے اللہ تعالیٰ اس کی شادی دوبارہ مجھ سے کرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ وحی بھیجی ہے:

یا مرزا الحق من ربک فلا تکونن من الممترین انہ فعال لما یرید انما اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون ومعیذ اللہ۔

یہ تمام دعوے "شہادۃ القرآن" "انجام آتھم" وغیرہ مرزا صاحب کی کئی اہم کتابوں میں بڑی تفصیل اور صراحت سے موجود ہیں۔

انجام کیا ہوا؟ قبولیت دعا کہاں گئی؟ کیا مرزا صاحب کو بی بی محمدی بیگم ملی؟ تازندگی آس لگا کر وہ اپنے ہی فیصلے کے مطابق کذاب ٹھیرے۔

ختم نبوت کے متعلق مرزا وسیم احمد صاحب

نے جو شتر مرغی جواب دیا ہے وہ قابل صد ستائش ہے ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، پھر دوسرے سوال کے جواب میں "اما یاتینکم رسل منکم" کے ترجمے میں کہتے ہیں کہ آیتِ کریمہ میں بغیر تحدید وقت کے اللہ تعالیٰ علی الاطلاق فرماتا ہے کہ رسولوں کا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری ہے"

دیکھا آپ نے، اسی متضاد بیانی کا نام قادیانیت ہے پہلے کہا جاتا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ اس کے بعد یہ ارشاد ہوتا ہے نبی تو نبی قیامت تک رسولوں کا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔

اب ہم کیا کہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے قادیانی کس کو صحیح مانتے ہیں اور کس کو غلط۔ بلکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ان کے عقیدے کے مطابق یہ دونوں باتیں غلط ہیں، اس لئے کہ اگر قادیانیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے مرزا غلام احمد کے اور کوئی نبی یا رسول آیا تو وہ صاف انکار کر دیتے ہیں۔ پھر اگر پوچھا جائے کہ کیا مرزا غلام احمد کے بعد

اور کوئی نبی یا رسول آئے گا، تو بھی قادیانی یہی کہنے پر مجبور ہیں "نہیں نہیں، ہرگز نہیں"۔ اس لئے کہ مرزا نے خود اپنے آخری نبی، آخری رسول، آخری خلیفہ اور آخری امام اور آخری لوز ہونے کا دعویٰ بڑے زوردار طریقے سے کیا ہے، جو ان کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

(۱) "ہاں نبی کریم کی امت سے ایک نبی ہونا ضروری تھا"۔ (کلمۃ الفصل: صفحہ ۱۱۵)

(۲) "یہی وجہ ہے کہ نبی کا نام پانے کے لئے صرف وہی چنا گیا اور باقی کسی کو یہ درجہ عطا نہ ہوا۔ (کلمۃ الفصل: صفحہ ۱۲۱)

(۳) وہ احمد مسیح موعود ہی ہے جس کی بعثت وعدۃ الٰہی اور آخرین منہم خود نبی کریم کی بعثت ہے۔ (کلمۃ الفصل: صفحہ ۱۴۱)

(۴) اور اس اُمت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا ہوں اور کوئی اس نام کا مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی: صفحہ ۲۰۷)

اس کے بعد یہ عرض ہے کہ اگر "اما یاتینکم رسل" کا یہی مطلب ہے کہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا، اور کبھی ختم نہ ہوگا، تو یہ صراحتہً قیامت کا انکار ہے۔ قیامت تو جب ہی آئے گی جب آخری نبی آچکے گا، اور قادیانی تعریف کے مطابق یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا، لہٰذا نہ آخری نبی آئے گا اور نہ قیامت آئے گی۔

اس شتر مرغی جواب کی مرزا وسیم احمد صاحب کو اس لئے ضرورت پڑی کہ وہ قادیانیوں کے اصل عقیدے کو مسلمانوں سے چھپانا چاہتے ہیں، جو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے "اربعین" صفحہ ۴ اور صفحہ ۶ پر صراحت سے اپنے صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور خواہ مخواہ ان کو مہدی، مسیح موعود، مجدد، ملہم، محدث، ظلی نبی، بروزی نبی وغیرہ دکھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کو توڑنا چاہتے ہیں۔

دوسرا دعویٰ مرزا صاحب کا یہ ہے کہ وہی اور صرف وہی امت محمدیہ میں نبی اور آخری نبی ہیں لہٰذا حضورؐ کو آخری نبی کہنا قادیانی جماعت کا سراسر دھوکا ہی دھوکا ہے۔

انٹرویو کے ایک اور سوال کے جواب میں مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دادا جان کے کچھ فرضی اوصافِ نبوت گنائے ہیں، اس لئے ہم مختصراً مرزا صاحب کی تحریر اور ان کے فرزند ارجمند کی "سیرۃ المہدی" سے مرزا صاحب کے شمائل نقل کرتے ہیں تاکہ آپ خود اندازہ فرمالیں کہ کیا اس قسم کا انسان مصطفیٰ و مجتبےٰ بن سکتا ہے؟

(۱) "دوران سر، مالیخولیا، مراق، ہسٹریا، دن میں سو سو بار پیشاب کا آنا"۔ ("سیرۃ المہدی")

(۲) تمام عمر امامت نہ کرنا۔ حج نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا نہ کر سکنا۔ ("سیرۃ المہدی")

(۳) تمام مسلمانوں کو جنگلی سور کہنا، مسلمان عورتوں کو کتیا کہنا، رنڈیوں کی اولاد کہنا وغیر ذالک۔

(۴) عمر کا اکثر حصہ مقدمہ بازی میں گزرنا۔ محرری کی نوکری کرنا۔ مختاری کا دوبار امتحان دے کر فیل ہونا، عمر کا اکثر حصہ انگریزوں کی تعریف و توصیف میں ختم کرنا کسی ایک ہندو یا کسی ایک عیسائی کو مسلمان نہ بنا سکنا تا زندگی محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے رخصت ہونا۔

(۵) "سیرۃ المہدی" میں مرزا صاحب کے فرزند ارجمند یہ شمائل لکھتے ہیں : مرزا صاحب کو ہسٹریا کا دورہ بھی پڑتا تھا۔ ("سیرۃ المہدی" : حصہ اوّل صفحہ ۱۲)

ایک مرزائی ڈاکٹر ہیں، جناب شاہنواز۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹریا کا دورہ پڑتا ہے تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے اور پھر کسی ضرب کی ضرورت نہیں۔

(ریویو : جلد نمبر ۶ : اگست ۱۹۰۶)

مرزا غلام احمد خود کہتے ہیں : "مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی —— یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ (بدر : صفحہ ۵ - ۷، جون ۱۹۰۶)

مرزا جی کے خلیفہ اوّل حکیم نورالدین صاحب اپنی کتاب "بیاض نورالدین" کے صفحہ ۲۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "مالیخولیا، پاگل پن کی شاخ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔ اس کا مریض کوئی خیال کرتا ہے میں پیغمبر ہوں اور کوئی خیال کرتا ہے میں خدا ہوں۔" (مرزا صاحب نے دونوں ہی کا دعویٰ کیا ہے۔)

ہم نے نہایت اختصار سے مرزا وسیم احمد صاحب کے انٹرویو کا جواب دیا ہے۔ "شبستاں" کے صفحات کی تنگیٔ دامانی اور قارئین کی اکتاہٹ کا اندیشہ دامن گیر تھا، اس لئے ہم نے مرزا صاحب کے دعاوی کی رخِ زیبا سے بہت ہلکا سا پردہ ہٹایا ہے۔ اگر قارئین کو مزید دلچسپی ہوگی تو اس سلسلے میں مرزا صاحب کے وہ "اوصافِ حمیدہ" سامنے آئیں گے کہ دنیا حیرت میں پڑ جائے گی۔